روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org

بدھ 6 نومبر 2013ء یکم محرم 1435 ہجری 6 نبوت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 252

رشد و ہدایت کی راہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب شاور ھم والی آیت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

اگر چہ اللہ اور اس کا رسول مشورہ سے مستغنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے میری قوم کے لئے باعث رحمت بنایا ہے۔ پس ان میں سے جو مشورہ کرے گا وہ رشد وہدایت سے محروم نہیں رہے گا اور جو مشورہ کو ترک کرے گا وہ ذلت سے نہ بچ سکے گا۔

(شعب الایمان بیہقی جلد6 صفحہ 76 طبع اولیٰ دارالکتب العلمیہ بیروت 1410ھ)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ کے قریبی ساتھی اور مشیر بھی تھے انہیں بہت عمدہ اور صائب مشورے پیش کرنے کی توفیق ملی۔ مدینہ میں پنجگانہ نمازوں کے اوقات کی تعیین کے مسئلے پر جب مشورہ ہوا تو صحابہ نے آگ جلا کر، سینگ پھونک کر یا ناقوس بجا کر لوگوں کو اکٹھا کرنے کی تجاویز دیں۔ حضرت عمرؓ نے یہ مشورہ دیا کہ ''کیوں نہ ایک آدمی مقرر کیا جائے جو لوگوں کو نماز کے لئے بلائے۔'' رسول اکرم ﷺ کو یہ تجویز پسند آئی اس کے بعد اذان کے کلمات رؤیا کے ذریعے حضرت عمرؓ اور ایک اور صحابی عبداللہؓ بن زید کو سکھائے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے وہ کلمات سن کر حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ یہ کلمات باآواز بلند پڑھ کر تم لوگوں کو نماز کے لئے بلاؤ۔ حضرت عمرؓ نے جب اپنی رؤیا آنحضرت ﷺ کو سنائی تو آپؐ نے فرمایا ''اس کے موافق وحی بھی آچکی ہے۔'' (ابن ہشام جلد2 ص229)

قریش مکہ نے مدینہ میں بھی آنحضرت ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو سکھ کا سانس نہ لینے دیا اور مدینہ پر چڑھائی کردی۔ غزوات کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت عمرؓ ہمیشہ آنحضرت ﷺ کے دست وبازو بن کر رہے۔ غزوۂ احد میں جب خالد بن ولید کے دستے نے اچانک دوبارہ حملہ کر کے مسلمانوں کو تتر بتر کر دیا۔ نبی کریم ﷺ صحابہ کی ایک مختصر جماعت کے ہمراہ پہاڑ کے دامن میں تشریف لائے۔ خالد نے ادھر کا رخ کرنا چاہا۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔ ''خدایا! یہ لوگ یہاں نہ پہنچ پائیں۔'' حضرت عمرؓ چند مہاجرین اور انصار کو لے کر آگے بڑھے اور حملہ کر کے خالد کے دستے کو پسپا کر دیا۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ کی غیرت ایمانی خوب ظاہر ہوئی۔ جب ابوسفیان طعنہ دے کر یہ کہہ رہا تھا کہ ہم نے محمدؐ کو قتل کر دیا۔ ہم نے ابوبکر کو قتل کر دیا۔ ہم نے عمر کو قتل کر دیا۔ اگر یہ زندہ ہوتے تو جواب دیتے۔ حضرت عمرؓ سے ضبط نہ ہو سکا اور جوش سے کہا ''اے دشمن خدا! تم جھوٹ کہتے ہو، یہ سب تمہیں ذلیل کرنے کے لئے اللہ کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔'' (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ احد)

6 ہجری کے سفر حدیبیہ میں بھی حضرت عمرؓ شریک تھے۔ اس موقع پر آپ کو ایک ابتلاء بھی پیش آیا۔ معاہدہ صلح کی بظاہر مسلمانوں کے مخالف شرائط دیکھ کر حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ سے کہنے لگے یا رسولؐ اللہ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں حق پر ہیں۔ عرض کیا پھر ہم باطل سے دب کر صلح کیوں کر رہے ہیں؟ پھر سوال کیا کہ کیا آپؐ نے ہمیں یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم امن سے طواف کریں گے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں لیکن کیا میں نے یہ کہا تھا کہ اسی سال طواف کریں گے؟ حضرت عمرؓ نے عرض کیا نہیں یا رسولؐ اللہ آپ نے یہ تو نہیں فرمایا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ ''میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ ہم امن کے ساتھ طواف کریں گے۔'' آنحضرتؐ نے اس موقع پر حضرت عمرؓ کو مزید تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ ''میں خدا کا رسول ہوں اور خدا کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کرتا اور وہی میرا ساتھی اور مددگار ہے۔'' حضرت عمرؓ کو بعد میں اپنے ان سوالات کی وجہ سے بہت ندامت ہوتی تھی۔ اس کی تلافی کے طور پر انہوں نے بہت صدقہ اور خیرات بھی کیا۔ خیر! معاہدہ صلح ہوا جس پر حضرت عمرؓ کے بھی دستخط ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے واپسی کا سفر اختیار فرمایا۔

حدیبیہ سے واپسی کے دوران سورۃ فتح نازل ہوئی آنحضرتؐ نے سب سے پہلے حضرت عمرؓ کو یاد فرمایا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں ''میں سخت خوف زدہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کا بلاوا ہے کہیں میرے بارہ میں ہی کوئی وحی نہ اتری ہو۔'' جب رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ''آج مجھ پر ایک ایسی سورۃ نازل ہوئی ہے جو مجھے دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پیاری ہے پھر رسول اکرمؐ نے سورۃ فتح کی ابتدائی آیات سنائیں۔'' (بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد و کتاب المغازی باب غزوہ حدیبیہ)

(ماخوذ از سیرت صحابہ رسول۔ مرتبہ حافظ مظفر احمد صاحب)

ہجرت کی برکت

ایم ٹی اے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

یہاں پہنچ کر بیرونی ممالک میں جماعتوں کو مشنوں کو منظم کرنے کا کام بہت وسعت اختیار کر گیا۔ اور اسی طرح دعوت الی اللہ کا کام بھی بہت وسیع ہو گیا۔ اور پھر لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں جماعت میں داخل ہونا شروع ہو گئے، پھر ایم ٹی اے کا اجراء ہوا، ایک ملک میں تو پلان تھا کہ یہاں خلیفۃ المسیح کی آواز کو روک دیا جائے لیکن ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں وہ آواز پہنچا دی اور دشمن کی تدبیریں پھر ناکام ہو کر ان پر لوٹ گئیں۔ پہلے تو (بیت) اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں، ہر گاؤں میں، ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے۔ پھر افریقہ میں خدمت انسانیت کے کام کو اس دور میں بڑی وسعت دی گئی۔ غرض کہ ایک انتہائی ترقی کا دور تھا اور ہر روز جو دن چڑھ رہا تھا وہ ایک نئی ترقی کے کر آ رہا تھا۔ دشمن خیال کرتا ہے یا انسان اپنی سوچ سے بعض اوقات سوچتا ہے کہ یہاں انتہاء ہو گئی اور اب اس سے زیادہ ترقی کیا ہو گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسے نظارے دکھاتا ہے کہ انسان کی سوچ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتی''۔

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 350)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

15

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ آسٹریلیا

حضرت مسیح موعود اور حضرت محمد عبدالحق کی گفتگو، میلبورن سے پہلا خطبہ جمعہ اور استقبالیہ سے حضور انور کا خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

10 اکتوبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے احمدیہ سنٹر میلبورن کے نماز کے ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ایک بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج میلبورن جماعت کی 49 فیملیز کے 217 ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان تمام فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میلبورن کا اعزاز

میلبورن کی سرزمین کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ اس شہر میں پیدا ہونے والے ایک آسٹریلوی باشندے Mr. Charles Francis Sievwright (مکرم چارلس فرانسس سیورائٹ صاحب) کو حضرت اقدس مسیح موعود کی زیارت اور پھر بعد میں آپ کی بیعت کرنے کی سعادت بھی عطا ہوئی اور یوں آپ کے رفقاء کے زمرہ میں داخل ہوئے۔

1903ء کا سال جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تاریخ میں جہاں اس لئے اہمیت کا حامل ہے کہ اس سال حضرت اقدس مسیح موعود کا پیغام پہلی مرتبہ آسٹریلیا پہنچا اور ایک سعید روح حضرت صوفی حسن موسیٰ خان صاحب کو اسے قبول کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ وہاں اسی سال آسٹریلیا کے ایک باشندہ کو حضرت اقدس مسیح موعود سے قادیان میں ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ اس آسٹریلوی باشندہ Mr. Charles Francis نے 1896ء میں (دین حق) قبول کرنے کے بعد اپنا نام محمد عبدالحق رکھ لیا تھا۔ آپ 1906ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

آپ 1862ء میں میلبورن میں پیدا ہوئے۔ ایک کیتھولک گھرانے سے آپ کا تعلق تھا۔ آپ نے کئی سال برٹش اینڈ انڈین امپائر لیگ کے نمائندے کے طور پر انڈیا کا سفر کیا۔ چنانچہ ایک ایسے ہی سفر کے دوران اکتوبر 1903ء میں آپ کی حضرت اقدس مسیح موعود سے قادیان میں ملاقات ہوئی۔

آپ اپنے اس سفر کے دوران لاہور میں تھے اور اس جستجو میں تھے کہ کسی ایسے راستباز (مومن) سے ملاقات ہو جو مجسم (دین حق) ہو تا اس کی حقیقی صحبت کی برکت سے خود بھی برگزیدہ بن جائیں۔ چنانچہ اس جستجو میں لاہور میں آپ کی ملاقات میاں معراج الدین عمر صاحب اور طیب نور محمد احمدی صاحب سے ہوئی جنہوں نے آپ کو قادیان چلنے کی تحریک کی جس پر آپ 22 اکتوبر 1903ء کو قادیان پہنچے۔ جہاں آپ کا پُرتپاک استقبال کیا گیا۔ آپ دو دن قادیان میں رہے جہاں آپ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس قرآن کے معارف سے مستفید ہوئے اور حضرت مسیح موعود سے بھی ملاقات کی اور بعض سوالات پوچھے جن کی تفصیل ملفوظات جلد 3 ص 445 پر اس طرح درج ہے۔

حضرت مسیح موعود اور حضرت محمد عبدالحق کی گفتگو

حضرت مسیح موعود اور محمد عبدالحق صاحب کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ خلاصۃً درج ذیل ہے۔ روحانی تعلق سے متعلق محمد عبدالحق صاحب کے سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

ہمارے مذہب (دین حق) کے طریق کے موافق روحانی طریق صرف دعا اور توجہ ہے لیکن اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے وقت چاہئے کیونکہ جب تک ایک دوسرے کے تعلقات گاڑھے نہ ہوں اور دلی محبت کا رشتہ قائم نہ ہو جائے تب تک اس کا اثر محسوس نہیں ہوتا۔ ہدایت کا طریق یہی دعا اور توجہ ہے۔ ظاہری قیل وقال اور لفظوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

محمد عبدالحق صاحب نے اظہار کیا کہ میری فطرت اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ روحانی اتحاد کو پسند کرتی ہے۔ میں اس کا پیاسا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس سے بھر جاؤں جس وقت سے میں قادیان میں داخل ہوا ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ میرا دل تسلی پا گیا ہے اور اب تک جس جس سے میری ملاقات ہوئی ہے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرا اس سے دیرینہ تعارف ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہے کہ ہر ایک روح ایک قالب کو چاہتی ہے۔ جب وہ قالب تیار ہوتا ہے تو اس میں نفخ روح خودبخود ہو جاتا ہے۔ آپ کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ جو حقیقت اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھولی ہے اس سے آہستہ آہستہ آگاہی پالیویں۔

دیکھو ایک زمانہ وہ تھا کہ آنحضرت تن تنہا تھے مگر لوگ حقیقی تقویٰ کی طرف کھنچے چلے آتے تھے حالانکہ اب اس وقت لاکھوں مولوی اور واعظ موجود ہیں لیکن چونکہ دیانتدار نہیں وہ روحانیت نہیں۔ اس لئے وہ اثراندازی بھی ان کے اندر نہیں۔ انسان کے اندر جو زہریلا مواد ہوتا ہے وہ ظاہری قیل وقال سے دور نہیں ہوتا۔ اس کے لئے صحبت صالحین اور ان کی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے فیض یافتہ ہونے کے لئے ان کے ہمرنگ ہونا اور جو عقائد صحیحہ خدا نے ان کو سمجھائے ہیں ان کو سمجھ لینا بہت ضروری ہے۔

مزید فرمایا یاد رکھو کہ سنت اللہ یوں ہے کہ دو باتیں اگر ہوں تو انسان حصول فیض میں کامیاب ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ وقت خرچ کرکے صحبت میں رہے اور اس کے کلام کو سنتا رہے اور اثنائے تقریر یا تحریر میں اگر کوئی شبہ یا دغدغہ پیدا ہو تو اسے مخفی نہ رکھے بلکہ انشراح صدر سے اسی وقت ظاہر کرے تاکہ اسی آن میں تدارک کیا جاوے۔

محمد عبدالحق صاحب نے عرض کیا کہ جو شرائط سلسلہ میں داخل ہونے کے آپ نے بیان کئے ہیں میں انہی کو (دین حق) کی شرائط خیال کرتا ہوں۔ جو (مومن) ہوگا اس کے لئے ان تمام باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہمارے اصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم ایک سادہ زندگی بسر کرتے ہیں اور تمام تعلقات جو کہ آجکل یورپ نے لوازم زندگی بنا رکھے ہیں ان سے ہماری مجلس پاک ہے۔ رسم و عادت کے ہم پابند نہیں ہیں۔ اس حد تک کہ ہر ایک عادت کی رعایت رکھتے ہیں کہ جس کے ترک سے کسی تکلیف یا معصیت کا اندیشہ ہو۔ باقی کھانے پینے اور نشست و برخاست میں ہم سادہ زندگی کو پسند کرتے ہیں۔

اگلے روز اسی طرح سوال و جواب کے دوران محمد عبدالحق صاحب نے جو اس روز حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا درس سن کر آئے تھے، عرض کیا کہ اس قسم کے ترجمہ (قرآن) کی بڑی ضرورت ہے۔ اکثر لوگوں نے دوسرے ترجموں سے دھوکا کھایا ہے اور ان کی خواہش ہے کہ حضور کی طرف سے ایک ترجمہ شائع ہو۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا میرا خود بھی یہ ارادہ ہے کہ ایک ترجمہ قرآن شریف کا ہمارے سلسلہ کی طرف سے نکلے۔ مزید فرمایا صرف قرآن کا ترجمہ اصل میں مفید نہیں جب تک اس کے ساتھ تفسیر نہ ہو مثلاً غیر المغضوب علیہم ولا الضالین (سورۃ فاتحہ 7) کی نسبت کسی کو کیا سمجھ آ سکتا ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ جب تک کہ کھول کر نہ بتلایا جائے اور پھر یہ دعا (مومنوں) کو کیوں سکھلائی گئی......

اس کے بعد محمد عبدالحق صاحب کے استفسار پر حضور نے سورۃ النساء کی آیت 185 ماقتلوہ وماصلبوہ کی حقیقت بیان کی اور دیگر سوالوں کے جواب دیئے۔ آخر پر حضور نے اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ہمیشہ دعا کرتے ہیں اور ہماری ہمیشہ سے یہ آرزو ہے کہ یورپین لوگوں میں سے کوئی ایسا نکلے جو اس سلسلہ کے لئے زندگی کا حصہ وقف کرے لیکن ایسے شخص کے لئے ضروری ہے کہ کچھ عرصہ صحبت میں رہ کر رفتہ رفتہ وہ تمام ضروری امور سیکھ لیوے جن سے اہل (دین)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

پر سے ایک داغ دور ہوسکتا ہے اور وہ تمام قوت اور شوکت سے بھرے ہوئے دلائل سمجھ لیوے جن سے یہ مرحلہ طے ہوسکتا ہے۔ تب وہ دوسرے ممالک میں جا کر اس خدمت کو ادا کرسکتا ہے۔ اس خدمت کے برداشت کرنے کے لئے ایک پاک اور قوی روح کی ضرورت ہے جس میں یہ ہوگی وہ اعلیٰ درجہ کا مفید انسان ہوگا اور خدا کے نزدیک آسمان پر ایک عظیم الشان انسان قرار دیا جائے گا۔

محمد عبدالحق صاحب (Mr. C.F. Sievwright) دو روز قادیان میں رہنے کے بعد واپس چلے گئے اور ہندوستان سے سنگاپور، ویسٹرن آسٹریلیا اور پھر ساؤتھ آسٹریلیا ہوتے ہوئے واپس میلبورن آ گئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود سے ملاقات کے بعد جب آپ آسٹریلیا واپس آئے تو دو اڑھائی سال کی تحقیق اور دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو احمدیت یعنی حقیقی (دین) قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور آپ کا احمدیت میں شمولیت کا اعلان اپریل 1906ء کے رسالہ Review of Religions میں شائع ہوا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد آپ امریکہ شفٹ ہوگئے اور ساؤتھ کیلیفورنیا میں اپنے طور پر دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ جب 1920ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب بطور مربی امریکہ پہنچے تو آپ کا حضرت مفتی صاحب سے باقاعدہ رابطہ رہا۔

1922ء جماعت امریکہ کے رسالہ The Sunrise ...... کے شمارہ نمبر 4 میں آپ کا ایک مضمون شائع ہوا اور آپ کی تصویر بھی شائع ہوئی اور آپ نے اپنے احمدی ہونے کا ذکر کیا۔

آپ اپنے اس مضمون میں حضرت اقدس مسیح موعود کی ملاقات کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

میرے مشرق بعید کے اس سفر کے دوران مجھے حضرت مسیح موعود کے بارے میں خبردار کیا گیا تھا لیکن قادیان میں میرے سارے شکوک و شبہات دور ہوگئے اور ایک عجیب روحانی احساس کے ذریعہ مجھے اس بات کا ثبوت مل گیا کہ جو الٰہی پیشگوئیاں مسیح موعود کے بارے میں کی گئی تھیں وہ آپ (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی) کے وجود میں پوری ہوگئیں۔ 1903ء میں قادیان میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سے ملاقات (دین حق) کی صداقت کا ایک حیرت انگیز ثبوت تھا کہ جس وجود کے بارے میں وہ الفاظ جو تیرہ صدیاں قبل کہے گئے تھے۔ آپ کی ذات میں پورے ہوگئے۔ میرے لئے اپنی زندگی میں تمام سفروں کے دوران پیش آنے والے مختلف واقعات میں سے اس سے حیرت انگیز واقعہ نہیں گزرا۔ جب میں قادیان کی بستی میں اس کے مسیح کے سامنے تھا اور آخرکار جب مجھے ان کے سامنے پیش کیا گیا اور ہماری آنکھیں ملیں تو مجھے دیکھتے ہی وہ جان گئے کہ میں حق اور سچائی کا متلاشی ہوں اور انہیں دیکھتے ہی میں جان گیا کہ یہ وہی الٰہی وجود ہے جس کو اس زمانہ میں مومنوں کو اکٹھا کرنے اور (دین حق) کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس ملاقات کا اہتمام اللہ تعالیٰ ہی نے میرے لئے کیا تھا اور وہی ہے جس نے میرے جسم اور میری روح میں حضرت مسیح موعود کی محبت ڈالی۔ بالآخر کئی ماہ کی سوچ، تحقیق اور دعا کے بعد میں نے اپریل 1906ء میں یہ اعلان کیا کہ میں جماعت احمدیہ آف قادیان کا ایک ممبر ہوں اور اس طرح میں ساری دنیا میں (دینی) تعلیمات کو پھیلانے والی سب سے منظّم اور فعال محمڈن مشنری ایسوسی ایشن کے ساتھ منسلک ہوا اور یہ اعلان دنیا کے ایک دور دراز ملک نیوزی لینڈ سے بھجوایا گیا تھا۔

جو الفاظ میں نے اوپر لکھے ہیں میں اپنے دل کی گہرائیوں سے ان پر یقین رکھتا ہوں اور آج سے 19 سال قبل جب میں نے اپنے آقا کو قادیان میں الوداع کہا تھا، میں تب سے ان کی صداقت کا قائل ہوں اور مفتی محمد صادق صاحب کی یہاں آمد کے بعد میں اس آرٹیکل کے ذریعہ اپنے عہد کی تجدید کر رہا ہوں کہ میں جماعت احمدیہ سے منسلک ہوں اور پہلے بھی مفتی محمد صادق صاحب کی یہاں آمد کے بعد ان کی مدد کرتا رہا ہوں اور آئندہ بھی (دعوت الی اللہ) مساعی میں مدد کرتا رہوں گا۔

آپ امریکہ میں پہلے California، Fresno میں مقیم رہے پھر 1914ء میں Los Angeles منتقل ہوگئے۔ آپ کی وفات لاس اینجلز میں ہوئی۔ آپ کی وفات کا سال ابھی واضح طور پر ریکارڈ میں نہیں آیا۔

آپ کی تدفین لاس اینجلز کے قبرستان Forest Lawn Glendne میں ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس سال کے دورہ لاس اینجلز (امریکہ) کے دوران مربی سلسلہ امریکہ مکرم انعام الحق کوثر کو ہدایت فرمائی تھی کہ مرحوم Charles Francis (عبدالحق صاحب) کے فیملی ممبران کا پتہ لگائیں۔ ان کی آگے اولاد، ان کی نسل کہاں اور کس جگہ آباد ہے۔

جماعت امریکہ اس بارہ میں اپنی تحقیق کر رہی ہے۔

11/اکتوبر 2013ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

میلبورن سے پہلا Live خطبہ جمعہ

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور آسٹریلیا کے شہر میلبورن سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا ایسا خطبہ جمعہ تھا جو MTA کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں دیکھا اور سنا جا رہا تھا۔ اس سے قبل میلبورن سے کبھی بھی MTA کی Live نشریات نہیں ہوئیں اور نہ ہی آج سے قبل کبھی خلیفۃ المسیح نے یہاں کوئی خطبہ جمعہ یا خطاب ارشاد فرمایا۔

آج احمدیہ سنٹر میلبورن کے افتتاح کا دن بھی تھا۔ ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور بعد ازاں دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ بھروسہ اس کو دنیوی اسباب پر ہے یہ یقیناً بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیح نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعف ایمان کا خاصہ ہے یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہوگئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ اب میرے زمانے میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھیجا گیا ہوں تا کہ سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا، بعد اس کے کہ بہت دور ہوگیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہم جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ میں ایمانوں کو قوی کرنے آیا ہوں۔ ان میں مضبوطی پیدا کرنے آیا ہوں۔ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے ایمان مضبوطی کی طرف بڑھ رہے ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے ثابت ہونے سے، اللہ تعالیٰ پر کامل یقین سے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آجکل دنیا میں خدا تعالیٰ پر بھروسے کی نسبت دنیا کے جاہ و مراتب پر بھروسہ بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف نگاہ پڑنے کی بجائے دنیا کی طرف نگاہ زیادہ پڑتی ہے۔ وہ یقین جو خدا تعالیٰ پر ہونا چاہئے، وہ ثانوی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور دنیا والے اور دنیا کی چیزیں زیادہ اہمیت اختیار کر گئی ہیں۔ اگر ہم اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو یہی صورتحال ہمیں نظر آتی ہے۔ لیکن اپنے اردگرد نظر دوڑانا صرف یہ دیکھنے کے لئے نہیں ہونا چاہئے کہ آج دنیا خدا تعالیٰ کی نسبت دنیاوی چیزوں پر زیادہ یقین اور بھروسہ کرتی ہے۔ بلکہ یہ نظر دوڑانا اس لئے ہو کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم دنیاوی وسائل پر زیادہ یقین رکھتے ہیں یا خدا تعالیٰ پر؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم بیعت کر کے بھی خدا تعالیٰ کی ہستی کو اس طرح نہیں پہچان سکے جو اس کے پہچاننے کا حق ہے تو ہماری بیعت بے فائدہ ہے۔ ہمارا اپنے آپ کو احمدی کہلانا کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ اگر آج ہم اپنے دنیاوی مالکوں کو خوش کرنے کی فکر میں ہیں اور یہ فکر خدا تعالیٰ کو خوش کرنے سے زیادہ ہے تو ہم حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا نہیں کر رہے۔ ہم آپ سے کئے گئے عہد بیعت کو نہیں نبھا رہے۔ اگر ہم دنیا کے رسم و رواج کو دین کی تعلیم پر ترجیح دے رہے ہیں تو ہمارا احمدی کہلانا صرف نام کا احمدی کہلانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ فرماتے ہیں کہ زبانوں سے تو دعوے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین ہے اور ہم خدا تعالیٰ کو ہی سب سے بالا ہستی سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہماری ہر محبت پر غالب ہے، لیکن عملاً دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ ہمیں چاروں طرف نظر آتا ہے کہ کیا (-) اور کیا غیر مسلم ہر ایک دنیا کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ دنیا کی لغویات اور بے حیائیوں نے خدا تعالیٰ کی یاد کو بہت پیچھے کر دیا۔ (مومنوں) کو پانچ وقت نمازوں کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کی وجہ سے اس کی عبادت کرنے کا حکم ہے، لیکن عملاً صورتحال اس کے بالکل الٹ ہے۔ ایک احمدی جب اس لحاظ سے دوسروں پر نظر ڈالتا ہے تو اسے سب سے پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنی نمازوں کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی

عبادتوں کو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود کے اس دعوے کی نفی کر رہے ہیں کہ آپ کے آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان قوی کرنا ہے۔ آپ کے آنے کا مقصد سچائی کے زمانے کو پھر سے لانا ہے۔ آپ کے آنے کا مقصد آسمان کو زمین کے قریب کرنا ہے یعنی خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً ہمارے ایمان اور اعمال کی کمی سے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی نفی نہیں ہوتی۔ ہاں ہم اس فیض سے حصہ لینے والے نہیں ہیں جو آپ کی بعثت سے جاری ہوا ہے۔ ہمارے ایمان لانے کے دعوے بھی صرف زبانی دعوے ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ ہر ایک دوسرے پر نظر رکھے کہ وہ کیا کر رہا ہے؟ اس کا ایمان کیسا ہے؟ اس کا عمل کیسا ہے اور اس میں کیا کمزوری ہے؟ ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کس حد تک اپنے عہد بیعت کو پورا کر رہا ہے۔ کس حد تک آپ کے مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ کس حد تک اعمال صالحہ بجالانے کی کوشش کر رہا ہے۔ کس حد تک اپنی اخلاقی حالت کو درست کر رہا ہے۔ کس حد تک اپنے اس عہد کو پورا کر رہا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

حضرت مسیح موعود نے ہمارے سامنے دس شرائط بیعت رکھی ہیں کہ اگر تم میری جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہو یا حقیقی طور پر شامل ہونے والے کہلانا چاہتے ہو تو مجھ سے پختہ تعلق رکھنا ہوگا اور یہ اس وقت ہوگا جب ان شرائط بیعت پر پورا اترو گے۔ ان کی جگالی کرتے رہو تا کہ تمہارے ایمان بھی قوی ہوں اور تمہاری اخلاقی حالتیں بھی ترقی کرنے والی ہوں اور ترقی کی طرف قدم بڑھانے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود نے ہمیں مختلف مواقع پر بڑی شدت اور درد سے نصیحت فرمائی ہے کہ تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو، میری بیعت میں آنے کا اعلان کرتے ہو اگر احمدی کہلانے کے بعد تمہارے اندر نمایاں تبدیلیاں پیدا نہیں ہوتیں تو تم میں اور غیر میں کوئی فرق نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری نیکیوں کے معیار اس سطح تک بلند ہوں جہاں حضرت مسیح موعود ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:۔

یہ مت خیال کرو کہ بیعت کر لینے سے ہی خدا تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی، جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردی کی طرح پھینک دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا (یعنی بیعت اور ایمان کی حقیقت نہیں پتا اور عمل اس کے مطابق نہیں) تو اسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ اس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کو آج بھی ایسے مخلص اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے جو بیعت کرنے کے بعد پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کرتے ہیں اور غیر بھی ان کی اس پاک تبدیلی کے معترف ہیں۔ برکینا فاسو کے ہمارے ایک (مربی) لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ دورے پر ایک جگہ جس کا نام دینیہ (Denia) ہے گئے۔ یہ جماعت مالی کے بارڈر پر ہے اور یہاں جماعت کی کافی مخالفت ہے کیونکہ وہاں بھی وہابیوں کا زور ہے۔

(مربی) صاحب کہتے ہیں وہاں کی ایک مسجد کے امام ودرا گو یعقوبو صاحب نے مجھے بتایا کہ باوجود مخالفت کے ہم یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ اس گاؤں میں تین بہترین (مومن) ہیں اور وہ تینوں ہمارے لئے نمونہ ہیں اور ان تینوں کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔ یہ غیر احمدیوں کی مسجد کے امام ہیں لیکن ان میں کم از کم اتنی سچائی ہے کہ پاکستانی (-) کی طرح نہیں کہ حقیقت کو ہی نہ مانیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس جو بیعت کی حقیقت کو سمجھ کر بیعت کرتے ہیں وہ دوسروں کے لئے نمونہ بن جاتے ہیں اور یہ نمونہ ہی ہے جو پھر آگے (دعوت الی اللہ کا) کے میدان کھولتا ہے۔ اگر (دعوت الی اللہ) میدان بڑھانا ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو جو کہیں بھی رہتا ہے اس ملک کے ہر کونے میں اپنے نمونے ایسے قائم کرنے ہوں گے کہ لوگوں کی آپ کی طرف توجہ پیدا ہو تا کہ اس کے نتیجہ میں پھر (دعوت الی اللہ) کے میدان کھلیں۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ ان اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کی آپ نے ہم سے توقع فرمائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ دنوں میں جب سنگاپور گیا ہوں وہاں انڈونیشیا سے بھی بہت سارے آئے ہوئے تھے اور بڑا لمبا سفر کر کے آئے تھے۔ ایسے بھی بعض غریب لوگ آئے تھے کہ جن کے پاس کرائے کے پیسے نہیں تھے تو اگر ان کی تھوڑی سی کوئی زمین، جائیداد یا جگہ تھی تو وہ بیچ کر انہوں نے کرایہ پورا کیا اور سنگاپور پہنچے ہوئے تھے اور جب بھی انہوں نے کوئی دعا کے لئے کہا تو صرف یہ نہیں تھا کہ دنیاوی ضروریات پوری کر لیں بلکہ یہ تھا کہ ہمارے بچے دین پر قائم رہیں اور جس انعام کو ہم نے پالیا ہے یہ ہم سے ضائع نہ ہو۔ یہ عورتوں کے بھی جذبات تھے اور مردوں کے بھی۔ پھر خلافت سے محبت بے انتہا تھی۔ وہی محبت واخوت کا اظہار تھا جو محض للہ تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آخر میں فرمایا:

پس ہمیں خاص طور پر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے، اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ و نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج نماز جمعہ میں میلبورن کی جماعت کے علاوہ سڈنی، برسبن، ایڈیلیڈ اور تسمانیہ سے آنے والے احباب بھی شامل ہوئے۔ بعض لوگ دوسری جماعتوں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔

حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ

آج جماعت احمدیہ میلبورن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں Princess Reception Centre میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہو کر چھ بجکر پچپن منٹ پر Reception Centre پہنچے اور ایک میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جہاں درج ذیل تین مہمان حضور انور کی آمد اور حضور سے ملاقات کے منتظر تھے۔

1۔ میجر جنرل Paul McLachian (موصوف چیف آف آرمی آسٹریلیا کی نمائندگی میں آئے تھے)

2۔ Hon. Anthony Byane فیڈرل ممبر آف پارلیمنٹ

3۔ Sandra Mayer میئر آف سٹی Frankston

ان مہمانوں نے حضور انور سے ملاقات کی اور حضور انور نے ان کا تعارف حاصل کیا اور ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

آج کی اس اہم تقریب میں قریباً 220 مہمان شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل سبھی مہمان ہال میں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ہال میں تشریف لائے تو تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

آج کی اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں

Hon. Inga Peulich ممبر پارلیمنٹ،

Hon. Maria Vamvakivoj ممبر پارلیمنٹ،

Hon. Judith Graly ممبر پارلیمنٹ،

Hon. Luke Donnellah ممبر پارلیمنٹ،

Hon. Graham Watt ممبر پارلیمنٹ

Hon. Jason Wood ممبر پارلیمنٹ

Hon. Judf Perera ممبر پارلیمنٹ

Hon. Anthony Byrne ممبر پارلیمنٹ

میجر جنرل Paul Mclachian (Head Land Systems Defense)

میئر آف Frankston، میئر آف Casey

کونسلیٹ جنرل آف پولینڈ، کونسل جنرل آف بیلجیئم، کونسل جنرل آف سری لنکا، کونسل جنرل آف صومالیہ، آسٹریلین فیڈرل پولیس کے چار افسران،

Kingston، Knox، Cardinia، Casey، Dandenong کے علاقوں کے 9 کونسلرز،

اس کے علاوہ آسٹریلین کیتھولک یونیورسٹی اور Monash یونیورسٹی کے پانچ پروفیسرز، Nossal ہائی سکول کے پرنسپل، مینیجر ریجنل ایمرجنسی مینجمنٹ، سینئر کوآرڈینیٹر RMIT ڈیپارٹمنٹ امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ کے نمائندے

پریذیڈنٹ DSC (Sporting Shoters Association)

درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹ اور نمائندے

The Australian، Channel 31، ABC Radio Asia Pacific، Dandenong Journal کے ایڈیٹر، ABC Channel، چیف آف سٹاف چینل 10

Executive آفیسر انٹر فیتھ کمیشن

Major Robert Evans، Corps (Cranbourne Salvation آفیسر

Army)

Major Leanne Ruthven ڈویژنل سیکرٹری (ایسٹرن وکٹوریہ ڈویژن)

افریقن آسٹریلین کمیونٹی سنٹر کے مینیجر

کمیونٹی ایڈوائزری کمیٹی کے وائس چیئرمین

Ethnic Community Council کے وائس چیئرمین

چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز ساؤدرن مائیگرنٹ Resource سنٹر، پریذیڈنٹ وکٹوریہ ڈیئر ایسوسی ایشن

وائس پریذیڈنٹ وکٹوریہ ڈیئر ایسوسی ایشن

اس کے علاوہ مختلف حکومتی اور سول ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے، آسٹریلیا میں آباد مختلف کمیونٹیز کے نمائندے، مختلف آرگنائزیشن کے نمائندے ڈاکٹرز، ٹیچرز، وکلاء، پروفیسرز اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے آسٹریلین مہمان شامل تھے۔

تقریب کا آغاز

آج کی اس تقریب کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم منصور احمد درانی نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد نیشنل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میلبورن مکرم صفدر جاوید چوہدری صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

بعدازاں بعض مہمانوں نے اپنے مختصر ایڈریسز پیش کئے۔

مہمانوں کے ایڈریسز

سب سے پہلے Sandra Mayer، میئر آف سٹی Frankston نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

بہت شکریہ عزت مآب مرزا مسرور احمد صاحب سربراہ جماعت احمدیہ عالمگیر!

میں خلیفۃ المسیح کو اپنے خوبصورت ملک آسٹریلیا میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ میں امید کرتی ہوں کہ آپ کو یہاں قیام پسند آئے گا۔ ممبران پارلیمنٹ، کونسلرز اور تمام مہمانان گرامی، آج ہمارے لئے کیا ہی اچھا اور قابل عزت موقع ہے کہ ہمارے ہاں خلیفۃ المسیح، عالمی راہنما موجود ہیں۔ یہاں احمدی احباب سے ہمارے تعلقات بہت خوشکن اور مستحکم ہیں۔

جماعت احمدیہ کا خوبصورت پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں ہمارے سامنے ہیں۔ اگر اس پیغام کے ساتھ دنیا کا ہر شخص زندگی گزارے تو جنگوں کا خاتمہ ہو جائے اور مکمل امن قائم ہو جائے۔ میں امید کرتی ہوں کہ آپ کا یہ دورہ انتہائی یادگار رہے گا۔

اس کے بعد Hon. Judith Graley ممبر پارلیمنٹ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

میں آج اپنے اس علاقے میں خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتی ہوں میرے لئے یہ خوشی کا موقع ہے کہ میں حزب اختلاف کے لیڈر کی نمائندگی کر رہی ہوں اور اس کی طرف سے تمام جماعت احمدیہ کو اس علاقہ میں خوش آمدید کہتی ہوں۔

جماعت احمدیہ کا سب سے زیادہ پُراثر پیغام محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں ہر ایک شخص کو بھاتا ہے اور میں خواہش رکھتی ہوں کہ یہ پیغام لے کر زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچاؤں۔

بعدازاں Hon. Anthony Byrne وفاقی ممبر پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریس میں کہا:

عزت مآب مرزا مسرور احمد صاحب یہ ایک انتہائی قابل عزت بات ہے کہ آپ ہمارے درمیان اس ملک میں تشریف لائے اور آج یہ بات ہمارے لئے باعث عزت ہے کہ ہم آپ کو خوش آمدید کہیں میں وفاقی حزب اختلاف کی طرف سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ایک روحانی سربراہ کے لئے یہ زمانہ ایک مشکل دور ہے۔ خصوصاً آپ عزت مآب جو کہ قریباً 20 کروڑ معتقدین کے راہنما ہیں، جن پر مختلف ممالک میں مشکل حالات ہیں اور ان کی وجہ محض آپ کے اعلیٰ مذہبی عقائد کی پیروی ہے۔ ہم آپ کی جماعت کے ممبران سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں جو اپنے روابط اس تمام علاقے میں امن بھائی چارہ کے لئے بڑھا رہے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ کا یہ سفر بخیریت گزرے۔ صرف یہ سفر نہیں بلکہ زندگی کے ہر سفر کے لئے دعا کرتے ہیں اور نیک خواہشات رکھتے ہیں۔

اس کے بعد Ms. Inga Peulich سٹیٹ ممبر پارلیمنٹ وکٹوریہ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! ہم آج آپ کو یہاں خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ ایک ایسے مذہب کے سربراہ ہیں جو امن کا پیغام دیتا ہے۔ آپ کا یہ پیغام ایسا پیغام ہے جس کی تمام آسٹریلینز تائید کرتے ہیں جو کہ خود مختلف قوموں اور تمدن کے باہم اختلاط سے ایک قوم بنے ہیں اور بطور آسٹریلینز ہم اس طرح کے اعلیٰ پیغام کو اپنانا چاہتے ہیں اور اس طرح آپ جیسے لوگوں سے مکمل تعاون کرتے ہیں جو ایسے پیغام کو پہنچا رہے ہیں۔

بعدازاں Major General Paul McLachlam Senior Military Officer DMO جو چیف آف آرمی سٹاف کی نمائندگی میں آئے تھے نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

آپ جناب عزت مآب کو میں چیف آف آرمی لیفٹیننٹ جنرل David Morrison کی جانب سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ مجھے ایسی اہم تقریب میں دعوت دے کر عزت افزائی کی گئی۔

آسٹریلوی عوام کو ظلم، تعدی اور شدت پسندی سے بچانے کے لئے آسٹریلوی فوج ایک آخری ذریعہ ہے۔ ہم حکومت کی طرف سے عوام کو ایسے برے خطرات سے بچانے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ جب سب حکومتی نظام ناکام ہو جائے جبکہ جو پیغام آپ عزت مآب پیش کر رہے ہیں اور جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے وہ دراصل ایسی صورت میں پہلا ذریعہ تحفظ ہے، آپ کا امن قائم کرنے والا پیغام اور برداشت کا جذبہ اور تمام معاشرے میں یکساں محبت کا نظریہ، آپ کا معاشرے میں اعتماد کی فضا پیدا کرنے کا بنیادی ذریعہ ہے۔

آپ احمدیہ تعلیم کی یہ خوبیاں خود ایک اچھی مثال اور اچھا نمونہ بن کر پیش کرتے ہیں نہ کہ کسی طاقت اور دھمکی کے ذریعہ ایسا کرتے ہیں۔

میں آپ کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ امن، محبت اور بھائی چارہ کا پیغام قربانیوں اور خطرات کا سامنا کرتے ہوئے دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔ میں آپ عزت مآب کا بہت ہی مشکور ہوں کہ آپ ہمارے ملک میں تشریف لائے اور آپ کی آج کی تقریر سننے کا شدت سے متمنی ہوں۔

خطاب حضور انور

سات بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب سے خطاب فرمایا۔

تمام مہمانان خصوصی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر ہوں۔ قبل اس کے کہ میں ان قابل تشویش امور کے متعلق کچھ کہوں جس کی دنیا کو سخت ضرورت ہے میں اس موقع پر آپ سب کا دعوت قبول کرنے اور یہاں ہمارے ساتھ شامل ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مذہب اور عقیدہ کے اختلافات سے بالاتر ہو کر آپ کی شمولیت آپ کی کشادہ دلی اور تحمل مزاجی کا ثبوت ہے۔ بالخصوص آجکل کی مادہ پرست دنیا کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ کا یہاں پر ایک مذہبی لیڈر کو سننے کے لئے آنا آپ کی روشن خیالی اور آپ کے روشن تصور کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ جس طرح دنیاوی اعتبار سے یہ ایک اخلاقی تقاضہ ہے کہ میں آپ کی قدرشناسی کروں وہاں اس سے بہت بڑھ کر آپ کا شکریہ ادا کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ میرے لئے یہ ایک مذہبی فریضہ بھی ہے۔ اپنے خالق حقیقی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ میں دوسروں کا بھی شکریہ ادا کروں کیونکہ میرے محسن حضرت محمد ﷺ نے سکھایا ہے کہ جو شخص دوسرے کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے بنی نوع انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان ایک دوسرے سے عزت و احترام سے پیش آئیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم جو کہ تمام (مومنوں) کے لئے ایک مقدس کتاب ہے اور ہمارے عقیدہ کے مطابق شریعت کی آخری کتاب ہے ان احکامات سے بھری پڑی ہے جو بنی نوع انسان سے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کا تقاضہ کرتے ہیں۔ یقیناً کسی دوسرے شخص کی جائز قدرشناسی کرنا بھی حقوق العباد میں شامل ہے۔ پس میرے شکریہ کا یہ اظہار رسمی طور پر نہیں ہے بلکہ یہ اظہار میرے دل سے ہو رہا ہے۔ لہٰذا مجھے امید ہے کہ شکریہ کا یہ دلی اظہار نہ صرف اعلیٰ اخلاقی اقدار کو پورا کرنے کے لئے ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان چند تعارفی الفاظ کے بعد میں ان بعض قابل تشویش امور پر بات کرنا چاہوں گا جو آج کی دنیا میں لوگوں کو حقوق العباد کی ادائیگی سے دور کر رہے ہیں۔ یقیناً دنیا کی قابل تشویش حالت ہر ایک پر عیاں ہے۔ چند سال قبل آنے والے مالی بحران نے دنیا کی اقتصادیات کو مکمل طور پر ہلا کر رکھ دیا ہے اور اس کے اثرات ابھی تک چل رہے ہیں۔ مصارف زندگی اور بڑھتی ہوئی قیمتوں نے دنیا کو اپاہج کر کے رکھ دیا ہے اور بعض ممالک میں بے روزگاری میں ریکارڈ حد تک اضافہ ہوا ہے۔ بعض یورپین ممالک قرضہ میں ڈوب چکے ہیں اور بعض تو دیوالیہ بھی ہو چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ صرف یورپ کا مسئلہ نہیں ہے۔ اگر ہم امریکہ کو بھی دیکھیں جو اس زمین پر سب سے زیادہ طاقتور ملک ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں پر بھی بعض شہروں کی کونسلیں اپنے شہروں کو دیوالیہ قرار دینے پر مجبور ہو گئی ہیں کیونکہ وہ کروڑہا ڈالرز کے قرض کے بوجھ تلے دب چکی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ تو ترقی یافتہ ممالک کی حالت ہے۔ ترقی پذیر ممالک کی اقتصادی حالتیں تو ہمیشہ ہی مشکلات سے دوچار رہی ہیں۔ آسٹریلیا بھی دنیا کے اس مالی بحران کی زد میں آیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ باقی دنیا کی نسبت آسٹریلیا کی معیشت بہت بڑی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج کے گلوبل دور میں دنیا اس طرح اکٹھی ہو گئی ہے جیسے پہلے کبھی نہ

تھی جس کی وجہ سے ایک ملک کو درپیش مسائل کا اثر براہ راست دوسری قوموں پر بھی پڑتا ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کوئی بھی ملک ہر قسم کے مسئلہ سے آزاد ہے اور عالمی قرضہ کے بحران سے بچا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں جس مسئلہ کی بات کر رہا ہوں اس نے بالخصوص عرب دنیا اور مسلمان ممالک کو متاثر کیا ہے اور اب عرب سپرنگ (Arab Spring) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بہت سے ممالک میں عوام الناس اپنے حکمرانوں اور حکومتوں کے سامنے اٹھ کھڑے ہوئے۔ بہت بڑے جلسے اور جلوس نکالے گئے۔ قتل و غارت ہوئی جس کی وجہ سے ہزاروں لوگ مارے گئے اور آج بھی مسلسل ہزاروں جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ بعض ممالک میں تو حکمران احتجاج کو دبانے اور صورتحال پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئے لیکن دوسرے ممالک میں حکمرانوں کو انتہائی سخت اور وحشیانہ نتائج کا سامنا کرنا پڑا۔ آج بھی بعض ممالک ایسے ہیں جو جنگ کی وجہ سے ویران ہو چکے ہیں لیکن وہاں کی حکومتوں کو پھر بھی مسلسل بڑی بغاوتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بڑی طاقتیں بھی لوگوں کی مدد کرنے کے نام پر ان کو پیسہ اور ہتھیار دے کر اس لڑائی میں شامل ہو گئی ہیں۔ ہمیں ان کی ایسی کوششوں کے نتائج پر سوال اٹھانا ہوگا کیونکہ فساد اور بے چینی کی صورتحال ان قوموں کو مسلسل نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس حوالہ سے اگر ہم لیبیا کی مثال ہی لیں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اس وقت حکمران، سیاسی تجزیہ کار اور میڈیا سب اس بات پر متفق ہیں کہ ملک میں قبائلی حکومتیں بن چکی ہیں جس کے نتیجہ میں مرکزی حکومت نہایت کمزور ہو گئی ہے اور اس کو سخت دشواری کا سامنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امریکہ کے حالیہ دورہ کے دوران ایک مشہور اخبار کے صحافی نے مجھ سے ان ممالک میں جاری کارروائی کے نتیجہ میں مستقبل میں پیدا ہونے والے اثرات اور فوائد پر میری رائے پوچھی تھی۔ میں نے جواب دیا کہ ایسی کارروائی سے نہ تو لیبیا میں امن آئے گا اور نہ ہی مصر میں اور نہ دوسرے متاثرہ ممالک میں امن کا قیام ہو سکے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب اس سال مئی میں میری اس صحافی خاتون کے ساتھ ملاقات ہوئی تو میں نے اسے کہا کہ یہ واضح نظر آ رہا ہے کہ مصر میں خون ریزی ہونے والی ہے۔ لیکن مجھے توقع نہ تھی کہ یہ اتنی جلدی ہو جائے گی۔ مگر کچھ ہی ہفتوں کے بعد جو کچھ ہوا وہ ہم سب نے دیکھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ظلم و ستم اور انسانی جانوں کے اتنے بڑے ضیاع کے باوجود یہ ظاہر تھا کہ اس موقع پر بڑی طاقتوں نے حکومت کی طرف سے عوام الناس کے بعض طبقات پر استعمال کی جانے والی جابرانہ طاقت کو نظر انداز کر دیا ہے۔ شاید اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی ہو کہ ایسے لوگوں پر سختی کی جائے لیکن جتنی طاقت استعمال کی گئی اس سے کم طاقت استعمال کر کے بھی یہی نتائج حاصل کئے جا سکتے تھے۔ بہرحال میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ ایک ہی قسم کے حالات میں بڑی طاقتوں نے امن کے قیام کے نام پر دو بالکل مختلف طریقے استعمال کئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک اور ملک کی مثال لے لیں۔ ہم سب کو علم ہے کہ ہماری آنکھوں کے سامنے شام کے حالات بدستور بگڑ رہے ہیں اور بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ہزاروں لوگ مر چکے ہیں اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ لاکھوں لوگ ان خطرناک حالات سے بچنے کی خاطر اپنے ملک سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ چند ہفتوں سے لگ رہا ہے کہ چند بیرونی ممالک شام پر فوجی حملہ کرنے کے لئے گٹھ جوڑ کر رہے ہیں۔ لیکن خوش قسمتی سے اب یہ صورتحال تبدیل ہوتی نظر آ رہی ہے۔ سیریا کے حکمرانوں نے اپنے لوگوں پر بہت ظلم کیا ہوگا اور ان کے ساتھ بہت بے انصافیاں کی ہوں گی لیکن باغی گروپ بھی آزادی حاصل کرنے کی خاطر ہر قسم کی سفاکی اور تشدد پر اتر آئے ہیں۔ حکومت کے باغی ایسے معصوم لوگوں کو بھی بے رحمی سے قتل کر رہے ہیں جن کا مذہب یا عقائد وہی ہیں جو شام کے حکمرانوں کے ہیں۔ مزید یہ کہ شام کے لوگوں کی مدد کرنے کے نام پر باہر سے بھی بعض انتہا پسند گروپ آ کر اس جنگ میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ انسانی ہمدردی کی وجہ سے حکومت کے ساتھ نہیں لڑ رہے بلکہ اپنے ذاتی مفادات حاصل کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

شام کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اس نے کوئی بھی کیمیاوی ہتھیار استعمال نہیں کئے بلکہ اس کے مقابل وہ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ باغی گروپوں نے ایسے ہتھیار استعمال کئے ہیں۔ باہر کی ایجنسیاں اور معائنہ کاروں نے یہ تو کہا ہے کہ ان کے پاس اس بات کے ثبوت ہیں کہ شام میں کیمیاوی ہتھیار استعمال ہوئے ہیں لیکن نظر آ رہا ہے کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ ہتھیار کس نے استعمال کئے ہیں۔ لیکن اس وقت اب ایجنسیز سیریا میں موجود ہیں جن کا کام ہے کہ ان ہتھیاروں کو تباہ کریں اور ختم کر دیں۔ اب ہم دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرے۔ اب سچ کیا ہے، یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ شام کے موجودہ حالات نے نہ صرف خطہ کا امن و سکون تباہ کیا ہے بلکہ اب اس سے تمام دنیا کا امن تباہ ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک واضح اصول یہ ہے کہ اگر کوئی ملک مظالم ڈھا رہا ہے یا زیادتیوں کا مرتکب ہو رہا ہے تو یہ ہمسایہ ممالک کا اولین فرض ہے کہ وہ مداخلت کریں اور اس زیادتی کو روکیں۔ شام کے حالات سدھارنے کے سلسلہ میں کچھ ماہ قبل اسرائیل کے صدر کی جانب سے بڑی پُرحکمت تجویز سامنے آئی تھی کہ بڑی طاقتیں شام کے ہمسایہ عرب ممالک کو ہتھیار اور مدد فراہم کر سکتی ہیں، اس لئے امن قائم کرنے کے لئے جو بھی اقدام کیا جائے اس میں عرب فوجوں کو شامل کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر مغربی اور غیر عرب فوجیں اس میں براہ راست شامل ہو گئیں تو دنیا کا امن مزید خراب ہو گا۔ یقیناً یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ شام پر حملہ تیسری عالمی جنگ کے چھڑنے کا باعث ہو سکتا ہے۔ دو بڑے مخالف بلاک بنیں گے جو کہ درحقیقت پہلے ہی بن چکے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ روس اور چین اور ان کے کچھ دوست ممالک شام کی حکومت کی معاونت کر رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے عالمی جنگ کا سخت خطرہ ہے اور اگر ہم اس سے بچنا چاہتے ہیں تو پالیسی سازوں کو حکمت کے ساتھ اور سوچ سمجھ کر فیصلے لینا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایسے حالات میں امن قائم کرنے کے لئے اسلام کیا تعلیم دیتا ہے؟

سورۃ حجرات آیت نمبر 10 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اور یہی وہ طریق ہے جو شام کے ہمسایہ ممالک کو اختیار کرنا چاہئے تھا تاکہ وہ شام کی حکومت اور مخالف گروہوں میں امن قائم کر سکیں۔ افسوس کہ آغاز ہی سے یہ طریق اپنایا نہیں گیا اور نتیجتاً ہزاروں افراد ہلاک اور لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

درحقیقت Organization of Islamic Conference (OIC) کا کام تھا کہ باہم متحد ہو کر خطہ کے امن کے لئے کوشش کرتی۔ مگر بجائے اس کے کہ اپنا فرض ادا کرتے، مسلمان ممالک نے بیرون سے مغربی طاقتوں کو امن قائم کرنے کی دعوت دی، یا شاید مغربی ممالک نے خود ہی اپنے آپ کو دعوت دے دی۔ اس کا حتمی نتیجہ کیا ہوگا؟ ہم واقعۃً اس کے اثرات ظاہر ہوتے دیکھ رہے ہیں جیسا کہ دو مخالف بلاک بن گئے ہیں اور ان دونوں کی ہمدردیاں مختلف ہیں۔ یہ تفریق ہمیں تیسری عالمی جنگ کے پُرخطر کنارے کی طرف لے کر جا رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم کی تعلیم جو میں نے بیان کی ہے، اس میں واضح لکھا ہے کہ متنازعہ گروہوں میں امن قائم کرنے کی تمام تر کوششیں حقیقی انصاف پر مبنی ہونی چاہئیں۔ یہ نہ ہو کہ جنہیں امن قائم کرنے کا کام سونپا گیا ہے وہ حکومت تبدیل کرنے کو امن قائم کرنے کی لازمی شرط قرار دے دیں اور یہ کہ پھر بعد میں حکومت کی باگ دوڑ وہ کسی خاص گروہ کے سپرد کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر زیادتی کرنے والا فریق اپنے شہریوں کے حقوق ادا کرنے پر رضامند ہو جائے اور ان سے اچھا برتاؤ کرنے اور انصاف قائم کرنے کو تیار ہو تو وہ امن کے قیام کے لئے آئے ہیں انہیں غیر منصفانہ اور بے بنیاد شرائط نہیں لگانی چاہئیں۔ انہیں تناسب یا ضرورت سے زیادہ طاقت کا استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس سے حالات مزید بے قابو ہو جائیں گے۔ (دین حق) یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب کوئی ثالث کسی ایسے فریق میں صلح کروائے جن میں باہم لڑائی ہو تو اسے غیر جانبدار ہو کر اور حقیقی انصاف پر کاربند رہتے ہوئے ایسا کرنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جو تعلیمات میں نے بیان کی ہیں وہ یقیناً (دین حق) کی سچی اور خوبصورت تعلیمات ہیں۔ اگر (-) اس راہنمائی پر عمل کرتے تو ہم عوام میں بے چینی نہ دیکھتے کیونکہ بے چینی اسی صورت پیدا ہوتی ہے جب کسی کے جائز حقوق سلب کئے جائیں۔ جہاں برابری کے سنہرے اصولوں پر مبنی فیصلے کئے جاتے ہیں اور جہاں تمام لوگوں کے حقوق ادا کئے جاتے ہیں وہاں امن اور ہم آہنگی ہی نظر آتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کے ضمن میں (دین حق) نے دیگر بہت سی واضح تعلیمات دی ہیں لیکن وقت کی کمی کے باعث میرے لئے ممکن نہیں ہے کہ میں انہیں یہاں بیان کر سکوں۔

یہاں میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ قرآن

نے جو یہ سنہرا اصول بیان کیا ہے یہ صرف (مومنوں) کے لئے نہیں ہے، درحقیقت یہ ابدی سچائی ہے کہ امن قائم کرنے کے لئے انصاف کا بول بالا ضروری ہے۔ بدقسمتی سے جب امن قائم کرنے کے نام پر اہم طاقتیں دوسرے ممالک کے معاملات میں دخل اندازی کرتی ہیں، وہ ضرورت کے مطابق یا باریکی میں جا کر انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے دورہ کے دوران میں نے ان کے اعلیٰ سیاستدانوں اور پالیسی سازوں سے خطاب کیا تھا اور انہیں واضح کہا تھا کہ امن قائم کرنے کے لئے ان کا ہر عمل اور پالیسی ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک تمام ذاتی مفادات کو بالائے طاق نہ رکھ دیا جائے اور جب تک بے غرض ہو کر انصاف کے تقاضے پورے نہ کئے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم ایک اور جگہ پر فرماتا ہے کہ ہر حال میں انصاف پر قائم رہو، حتیٰ کہ اپنے خلاف یا اپنے عزیزوں کے خلاف گواہی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اہم طاقتوں اور اقوام متحدہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ انصاف اور برابری کی سطح پر امن اور مفاہمت پیدا کریں۔ جہاں بھی دو فریقین یا قوموں کے مابین اختلاف ہو تو تمام تر کوششوں کا مدار اس بات پر ہونا چاہئے کہ انہیں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ جہاں کوئی امن کا سمجھوتہ طے پا جائے یا تصفیہ ہو جائے تو نہ تم اہم طاقتوں کو اور نہ ہی اقوام متحدہ کو چاہئے کہ وہ کسی ایک قوم یا گروہ سے اپنے سیاسی مقصد حاصل کرنے کے خواہاں ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ لیگ آف نیشنز اپنے مقاصد میں صرف اسی وجہ سے ناکام ہوگئی کہ وہ ان بیان کردہ اصولوں پر کاربند نہ تھی۔ انصاف قائم کرنے میں لیگ آف نیشنز کے بری طرح ناکام ہونے نے دوسری جنگ عظیم کی صورت میں ایک ہولناک تباہی کو جنم دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی طرح اگر ہم ابھی دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جو کردار اقوام متحدہ کو ادا کرنا چاہئے تھا وہ ادا نہیں کر رہی اور بہت سے معاملات پر خاموشی سادھ لیتی ہے۔ مزید یہ کہ اہم طاقتوں کے سربراہان سرعام اس کی حاکمیت پر سوال اٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں اقوام متحدہ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ ان کا حق ہے کہ وہ جیسا چاہیں عمل کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ شام پر حملہ کرنا چاہیں تو وہ ایسا کرنے میں آزاد ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہزاروں میل دور بیٹھے، دوسروں کے حقوق قائم کرنے کے نام پر انصاف کے اصولوں کو پس پشت ڈال کر ان کا ہر عمل یقینی طور پر بدامنی اور فساد پر منتج ہوگا۔ ایسے اقدامات کی وجہ سے تمام لوگ متاثر ہوں گے۔ دنیا اکٹھی ہو کر ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے اس لئے ایسے فساد محدود نہیں رہ سکتے بلکہ یہ تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہی وجہ ہے کہ میں بار بار کہتا آیا ہوں کہ دنیا کو تیسری عالمی جنگ سے بچانے کے لئے ہمیں ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ایسی جنگ ہوتی ہے تو پھر صرف کیمیاوی ہتھیاروں کا خطرہ نہیں بلکہ غالب امکان ہے کہ جوہری ہتھیار بھی استعمال ہوں گے۔ جوہری جنگ کے ہولناک نتائج ناقابل بیان ہیں اور یہ ہماری آنے والی نسلوں تک محسوس کئے جاتے رہیں گے۔ لہٰذا میں اس ملک کی تمام بااثر شخصیات سے، خواہ وہ سیاستدان ہوں، اہم شخصیت ہوں یا مفکر ہوں، سے التماس کرتا ہوں کہ وہ اس بات کو سمجھیں اور چونکہ آسٹریلیا بھی دنیا کے اہم ممالک میں سے ایک ہے اس لئے انہیں چاہئے کہ اس موجودہ بدامنی اور ناانصافی کی فضا کو امن اور مفاہمت کے ماحول میں تبدیل کرنے کے لئے اپنے اپنے کردار ادا کریں۔ کاش کہ ایسا ہو کہ آنے والی نسلیں آپ کا شکریہ ادا کرنے والی اور آپ کے لئے دعا کرنے والی ہوں نہ کہ آپ کے چھوڑے ہوئے اثاثہ کی وجہ سے آپ پر ملامت کرنے والی اور برا بھلا کہنے والی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آخر پر میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ وقت نکال کر اور کوشش کر کے اس پروگرام میں شامل ہوئے اور میری باتیں سنیں۔ اللہ آپ سب پر اپنا فضل کرے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جونہی حضور انور نے اپنا خطاب ختم فرمایا تمام مہمان اپنی سیٹوں سے کھڑے ہو کر کافی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر پچپن منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

(جاری ہے)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب رخصتانہ

❁ مکرم سید توقیر مجتبیٰ صاحب واقف زندگی پراجیکٹ مینیجر تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ سیدہ ثمرۃ الحی رفعت صاحبہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ 28 ستمبر 2013ء کو ربوہ میں منعقد ہوئی۔ اس سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نکاح کا اعلان 2 ستمبر 2013ء کو مکرم طارق ہارون ملک صاحب واقف زندگی ابن مکرم جاوید یامین ملک صاحب کولمبس اوہائیو یو ایس اے کے ساتھ بیت الفضل لندن میں 3 ہزار 500 امریکی ڈالر حق مہر پر فرمایا۔ دلہا مکرم ملک محمد یونس صاحب مرحوم ریٹائرڈ ایس پی اسلام آباد کا پوتا اور مکرم عبدالرحمٰن سلیم صاحب فلاڈلفیا یو ایس اے کا نواسہ ہے۔ جبکہ دلہن مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب واقف زندگی نصرت جہاں سکیم کی پوتی اور مکرم سید غلام السعید ین صاحب ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین اور عالمگیر جماعت احمدیہ کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم محمد یعقوب صاحب زعیم انصاراللہ ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ملک محمد اسلم صاحب سابق کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان سانس کی تکلیف کی وجہ سے آج کل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ گزشتہ 2 سال سے علاج جاری ہے مگر پوری طرح آرام نہیں آرہا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم انہیں کامل صحت عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔

❁ مکرمہ سعدیہ بٹ صاحبہ سابق نائب صدر دوم لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے خاوند مکرم طاہر احمد بٹ صاحب ابن مکرم حبیب اللہ بٹ صاحب مرحوم آف کراچی کا گزشتہ ایک ماہ سے ہائی بلڈ پریشر اور اعصابی کھچاؤ کی وجہ سے بائیں ٹانگ اور بایاں ہاتھ مفلوج ہے۔ اللہ کے فضل سے طریقہ علاج بالمثل ہومیو پیتھی اور فزیوتھراپی سے حالت قدرے بہتر ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا دے۔ ہر ایک بداثر کو دور کر دے اور فعال نفع مند زندگی عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

❁ مکرم کیپٹن منیر احمد خان صاحب ڈی ایچ اے کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے دو بیٹوں مکرم دلاور خان صاحب اور مکرم شیر باز خان صاحب کے نکاحوں کا اعلان مورخہ یکم نومبر 2013ء کو بمقام بیت الرحمٰن کلفٹن کراچی میں مکرم شکیل احمد صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ مکرم دلاور خان صاحب کا نکاح مکرمہ رمشہ وسیم صاحبہ بنت مکرم وسیم احمد صاحب منگو پیر روڈ کراچی کے ساتھ اڑھائی لاکھ روپے حق مہر اور مکرم شیر باز خان صاحب کا نکاح مکرمہ طوبیٰ انعم صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد عتیق صاحب فیڈرل بی ایریا کراچی کے ساتھ اڑھائی لاکھ روپے حق مہر پر کیا گیا۔ دلہے محترم میاں عبداللطیف صاحب مرحوم کے پوتے، مکرم حافظ عبدالغفور صاحب جالندھری مرحوم کے نواسے اور حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ ان کی کامیاب ازدواجی زندگی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جماعت احمدیہ کے خادموں میں سے بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم رانا سلطان احمد صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے داماد مکرم افتخار توقیر امجد صاحب گزشتہ ایک ماہ سے علیل ہیں۔ تقریباً ایک ماہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر آگئے ہیں۔ 17 سال سے شوگر ہے۔ جس کا ٹانگوں پر کافی اثر ہے۔ چلنے پھرنے میں بہت تکلیف ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے اور بچوں کے سر پر والد صاحب کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

❁ مکرم عبدالقیوم صاحب کارکن شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عطیہ قیوم واقفہ نو گزشتہ چند روز سے گردے میں پتھری کی وجہ سے کافی بیمار ہے۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم عزیزہ کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

ایم ٹی اے کے پروگرام

17 نومبر 2013ء

12:35 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:50 am	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:20 am	جلسہ سالانہ قادیان 28 دسمبر 2009ء
7:20 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
9:00 am	قرآن کریم اور سائنس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس مجموعہ اشتہارات
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	طلباء کے ساتھ ملاقات 24 مئی 2013ء کیلگری کینیڈا
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال وجواب 27 جولائی 1984ء
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:02 pm	خطبہ جمعہ 23 مارچ 2012ء (سپینش ترجمہ)
5:14 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	طلباء کے ساتھ ملاقات
9:10 pm	رفقائے احمد
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	طلباء کے ساتھ ملاقات

18 نومبر 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:35 am	فوڈ فار تھاٹ
2:15 am	امریکی عجائب گھر کی تاریخ
2:55 am	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
4:10 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:17 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس مجموعہ اشتہارات
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	طلباء کے ساتھ ملاقات 24 مئی 2013ء کیلگری کینیڈا
7:10 am	فوڈ فار تھاٹ
7:46 am	خطبہ جمعہ 15 نومبر 2013ء
8:35 am	ریئل ٹاک
9:54 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	الترتیل
12:04 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	انڈونیشین سروس خطبہ جمعہ 30 اگست 2013ء
4:20 pm	چلی ہے رسم
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	الترتیل
6:04 pm	خطبہ جمعہ 28 جنوری 2008ء
7:04 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
8:43 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

سالانہ تربیتی پروگرام علوم ب بلاک سال 13-2012ء

(زیر اہتمام: مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو علوم ب بلاک کا سالانہ تربیتی پروگرام 12 تا 14/ اکتوبر 2013ء منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ پروگرام کے آغاز میں دعا، صدقہ اور حضور انور کی خدمت میں دعائیہ فیکس ارسال کی گئی۔

اس تربیتی پروگرام کا باقاعدہ افتتاح مکرم فخر الحق شمس صاحب نائب ایڈیٹر روز نامہ الفضل نے مورخہ 12/ اکتوبر 2013ء کو سوا چھ بجے صبح دارالعلوم غربی صادق کی گراؤنڈ میں کیا۔ اس تقریب میں 193 اطفال اور 7 مہمانان شامل ہوئے۔

اطفال کی ذہنی وجسمانی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے اس تربیتی پروگرام میں علمی وورزشی مقابلہ جات شامل کئے گئے۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم اور دینی معلومات کے مقابلہ جات شامل ہیں اور انفرادی ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، لانگ جمپ، ثابت قدمی اور سلو سائیکلنگ جبکہ اجتماعی ورزشی مقابلہ جات میں کرکٹ، فٹ بال اور میرو ڈبہ کے مقابلہ جات شامل ہیں۔ اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ باقی تمام مقابلہ جات معیار وائز کروائے گئے۔

ابتدائی اجتماعی ورزشی مقابلہ جات کا آغاز 10 ستمبر سے ہوا۔ تمام مقابلہ جات ناک آؤٹ سسٹم کی بنیاد پر کروائے گئے۔ کرکٹ، میرو ڈبہ، لانگ جمپ اور سلو سائیکلنگ کے مقابلہ جات گھڑ دوڑ جبکہ فٹ بال، دوڑ 100 میٹر اور ثابت قدمی کے مقابلہ جات دارالعلوم غربی صادق کی گراؤنڈز پر کھیلے گئے۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت اور نظم کے مقابلے بیت البرکات دارالبرکات میں جبکہ دینی معلومات کا مقابلہ بیت اللطیف دارالعلوم وسطی میں منعقد کروایا گیا۔ تمام مقابلہ جات میں مجموعی طور پر 632 اطفال نے حصہ لیا۔

اس پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 29 اکتوبر 2013ء بیت البرکات دارالبرکات میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم ومحترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت تھے۔ تلاوت اور وعدہ اطفال کے بعد مکرم نعمت اللہ صاحب نائب نگران علوم ب بلاک نے رپورٹ پیش کی۔ بعدہ محترم مہمان خصوصی نے اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا اور اعزاز پانے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے بعد مہمانان اور تمام اطفال کی خدمت میں ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔ اس تقریب میں حالات کے پیش نظر محدود تعداد کی اجازت کی وجہ صرف 116 منتخب اطفال اور 10 مہمانان شامل ہوئے نیز 20 خدام کو ڈیوٹی دینے کی توفیق عطاء ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اطفال ربوہ کی اخلاقی، تربیتی، تعلیمی اور فکری صلاحیتوں میں برکت عطا فرمائے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 6۔ نومبر

طلوع فجر	5:05
طلوع آفتاب	6:26
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:18

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

6 نومبر 2013ء

2:00 am	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
4:00 am	سوال وجواب سیشن
6:15 am	گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 27 ستمبر 2009ء
2:00 pm	سوال وجواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ 28 دسمبر 2007ء
8:00 pm	دینی وفقہی مسائل
11:30 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact # 0302-7681425 & 047-6211298

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
FINE & THE BEST F.B.
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح :10 تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیوفزیشن
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے